محبت

محبت

muhabbat

Love

by W. Miller

(Urdu—Persian script)

© 2019 MIK

published and printed by

Good Word, New Delhi

for enquiries or to request more copies:

askandanswer786@gmail.com

سب سے اہم چیز

دنیا میں اہم ترین چیز کیا ہے؟ کیا سب سے اہم چیز پیسوں کا حصول ہے؟ بے شک ہم روپے پیسے کے بغیر خوراک، لباس اور دیگر ضروریات حاصل نہیں کر سکتے۔ اِس سے ہم بلند مرتبہ اور اثر رسوخ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

یا کیا صحت عظیم ترین شے ہے؟ صحت کے بغیر نہ تو ہم کوئی کام انجام دے سکتے ہیں اور نہ ہی زندگی سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

کیا علم اور حکمت سب سے اہم چیز ہے؟ کچھ اپنی پوری زندگی کو علم حاصل کرنے میں صرف کرتے ہیں۔

یا کیا حق تعالیٰ پر ایمان سب سے زیادہ اہم ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ انسان اور اقوام کو جو شے زوال اور تباہی سے بچا سکتی ہے وہ خدائے واحد و برحق پر ایمان لانا ہے۔

محبت افضل ہے

کلامِ الٰہی کا اَور خیال ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ محبت افضل ہے۔

محبت کیا ہے؟

لیکن محبت ہے کیا ؟ اور یہ کیوں افضل ہے؟ لفظ محبت مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

جنسی کشش

جو کشش مرد اور عورت ایک دوسرے کے لئے رکھتے ہیں اُسے ہم محبت کہتے ہیں۔ نکاح کی حالت میں یہ محبت بڑی اعلیٰ شے ہے۔

دوستی

دوستی محبت کی ایک اَور قسم ہے۔ انسان تنہا نہیں رہ سکتا۔ دوستی سے ہماری زندگی زیادہ بامعنی اور پُرمسرت ہو جاتی ہے۔ دوستی ایک بڑی قیمتی چیز ہوتی ہے۔

پڑوسی سے محبت

لیکن ایک اَور قسم کی محبت بھی ہے۔ حق تعالیٰ توریت شریف میں فرماتا ہے،

> اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔ (توریت، احبار 18:19)

کون میرا پڑوسی ہے؟

کسی نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا کہ کون میرا پڑوسی ہے؟ حضور نے جواب میں فرمایا،

ایک آدمی یروشلم سے یریحو کی طرف جا رہا تھا کہ وہ ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں پڑ گیا۔ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے خوب مارا اور اَدھ مُوا چھوڑ کر چلے گئے۔ اتفاق سے ایک امام بھی اُسی راستے پر یریحو کی طرف چل رہا تھا۔ لیکن جب اُس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو راستے کی پرلی طرف ہو کر آگے نکل گیا۔ لاوی قبیلے کا ایک خادم بھی وہاں سے گزرا۔ لیکن وہ بھی راستے کی پرلی طرف سے آگے نکل گیا۔ پھر سامریہ[a] کا ایک مسافر وہاں سے گزرا۔ جب اُس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو اُسے اُس پر ترس آیا۔ وہ اُس کے پاس گیا اور اُس کے زخموں پر تیل اور مَے لگا کر اُن پر پٹیاں باندھ دیں۔ پھر اُس کو اپنے گدھے پر بٹھا کر سرائے تک لے گیا۔ وہاں اُس نے اُس کی مزید دیکھ بھال کی۔ اگلے دن اُس نے چاندی کے دو سِکے نکال کر سرائے کے مالک کو دیئے اور کہا، 'اِس کی دیکھ بھال کرنا۔ اگر خرچہ اِس سے بڑھ کر ہوا تو مَیں واپسی پر ادا کر دوں گا'۔ (انجیل جلیل، لوقا 10:30-35)

[a] اہلِ یہود اور سامریوں کے درمیان دشمنی تھی۔

اِس کہانی میں کون پڑوسی تھا ؟ وہ جس نے رحم کیا۔ جس سے بھی ہم بازاروں، دفتروں، سکولوں، بسوں اور فیکٹریوں میں ملتے ہیں وہ ہمارا پڑوسی ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم ہر دوسرے سے ویسی محبت رکھیں جیسی اپنے آپ سے رکھتے ہیں۔ ہم ہر دوسرے کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں جیسا کہ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہمارے ساتھ کریں۔ تب مَیں نہ صرف اُس سے بدی کرنے سے باز رہوں گا بلکہ اُس سے برابر نیکی بھی کروں گا، چاہے وہ اِس لائق ہو یا نہ ہو۔

دشمن سے بھی محبت

عام انسان اپنے دوستوں سے محبت اور دشمنوں سے عداوت رکھتا ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا،

> مَیں تم کو بتاتا ہوں، اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اُن کے لئے دعا کرو جو تم کو ستاتے ہیں۔ (انجیل جلیل، متی 5:44)

حضور اِس فرمان پر پوری طرح عمل کرتے تھے۔ مرتے وقت آپ نے اُن سپاہیوں کے لئے معافی مانگی جو آپ کے جسم میں کیل ٹھونک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا،

> اے باپ، اِنہیں معاف کر، کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کر رہے ہیں۔ (انجیل شریف، لوقا 34:23)

اِس طرح اپنے دشمنوں سے محبت رکھنا انسان کے لئے ناممکن لگتا ہے۔ لیکن ابتدائی زمانے کے بہت سے پیروکار اِس نمونے پر چلتے تھے۔ انجیل جلیل میں ایک پیروکار کا ذکر ہے جس نے اپنے قاتلوں کو بددعا دینے کی بجائے کہا،

> اے خداوند، اُنہیں اِس گناہ کے ذمہ دار نہ ٹھہرا۔
>
> (اعمال باب 60:7)

انجیل شریف اِس محبت کی تعریف یوں بیان کرتی ہے،

> محبت صبر سے کام لیتی ہے، محبت مہربان ہے۔ نہ یہ حسد کرتی ہے نہ ڈینگیں مارتی ہے۔ یہ پھولتی بھی نہیں۔ محبت بدتمیزی

> نہیں کرتی نہ اپنے ہی فائدے کی تلاش میں رہتی ہے۔ یہ جلدی سے غصے میں نہیں آجاتی اور دوسروں کی غلطیوں کا ریکارڈ نہیں رکھتی۔ یہ ناانصافی دیکھ کر خوش نہیں ہوتی بلکہ سچائی کے غالب آنے پر ہی خوشی مناتی ہے۔ یہ ہمیشہ دوسروں کی کمزوریاں برداشت کرتی ہے، ہمیشہ اعتماد کرتی ہے، ہمیشہ اُمید رکھتی ہے، ہمیشہ ثابت قدم رہتی ہے۔ محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔
>
> (1 کرنتھیوں 13:4-8)

اللہ سے محبت

محبت کی سب سے اعلیٰ قسم کیا ہے؟ حق تعالیٰ سے محبت۔ جب حضرت عیسیٰ سے پوچھا گیا کہ سب سے اہم حکم کیا ہے تو آپ نے توریت شریف کا حوالہ دے کر فرمایا،

> رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان اور اپنے پورے ذہن سے پیار کرنا۔ یہ اوّل اور سب سے بڑا حکم ہے۔ (انجیل شریف، متی 37:22)

اللہ سے محبت کیوں سب سے اہم ہے؟

حق تعالیٰ سے محبت کیوں سب سے اہم ہے؟ اِس لئے کہ وہ ہمارا خالق ہے۔ اُس نے ہمیں پیدا کیا اور شعور بخشا کہ اُسے جان سکیں۔ وہ ہمارا پروردگار بھی ہے۔ وہ نیک و بد پر اپنا سورج چمکاتا اور بارش برساتا ہے۔ وہ ہمیں خوراک، لباس اور دیگر ضروریات سے نوازتا ہے۔

اِس پروردگاری کے پیشِ نظر ہم اِتنا تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ رحیم ہے۔ لیکن کیا کائنات کے نظام کو قائم رکھنے والا خالق و مالک خاکی انسان سے مزید پیار بھی کرتا ہے؟ ضرور۔ اُس نے بار بار اپنی اُمت سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً

> مَیں نے تجھے ہمیشہ ہی پیار کیا ہے۔ (یرمیاہ 3:31)

لیکن وہ نہ صرف اپنی اُمت سے بلکہ تمام انسانوں سے محبت رکھتا ہے۔

اللہ کی محبت

حق تعالیٰ کی تمام انسانوں سے محبت کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟ کائنات کی بخششوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن اِس کے علاوہ انجیل شریف میں لکھا ہے،

> اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ (انجیل جلیل، یوحنا 16:3)

یہ کتنی عجیب خوش خبری ہے!

نیک و بد سے محبت

حق تعالیٰ پوری دنیا سے محبت رکھتا ہے۔ وہ نہ صرف نیک بلکہ بد کو بھی پیار کرتا ہے۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ آسمان و زمین کا خالق و مالک آپ کو، مجھے اور تمام انسانی نسل کو پیار کرتا ہے۔

حضرت عیسیٰ کی قربانی

باری تعالیٰ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اِس گناہ گار نسل کو ہلاکت سے بچانے کے لئے اپنا فرزند دے دیا۔ حضور کی صلیب پر موت انسان کے لئے حق تعالیٰ کی بے حد محبت کا کامل اظہار اور ثبوت ہے۔

گناہ گاروں کی خاطر قربانی

اگر حق تعالیٰ اپنے پیارے بیٹے کو صرف نیکوکاروں ہی کے لئے قربان کرتا تو یہ اُس کی محبت کا ایک عجیب و نادر اظہار ہوتا۔ لیکن حضرت عیسیٰ نے نہ صرف دوستوں بلکہ دشمنوں کے لئے بھی اپنی جان دی۔ انجیل شریف میں ارشاد ہے کہ

> اللہ نے ہم سے اپنی محبت کا اظہار یوں کیا کہ مسیح نے اُس وقت ہماری خاطر اپنی جان دی جب ہم گناہ گار ہی تھے۔...ہم ابھی اللہ کے دشمن ہی تھے جب اُس کے فرزند کی موت کے وسیلے سے ہماری اُس کے ساتھ صلح ہو گئی۔ (رومیوں 10،8:5)

مقصد: گناہ کی معافی

اب حق تعالیٰ کی خواہش یہی ہے کہ دنیا کے تمام لوگ حضور المسیح پر ایمان لا کر یہ عظیم بخشش کو قبول کریں تا کہ اُن کے گناہ معاف ہوں اور وہ اُن کے روحانی فرزند بن جائیں۔ یہ دعوت ہر خاص و عام کے لئے ہے۔ اِس میں آپ بھی شامل ہیں۔ اگر آپ حضرت عیسیٰ کو سچے دل سے قبول کریں گے تو آپ فوراً ابدی زندگی کے وارث بن جائیں گے۔

انجیل جلیل فرماتی ہے،

> عزیزو، آئیں ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کیونکہ محبت اللہ کی طرف سے ہے، اور جو محبت رکھتا ہے وہ اللہ سے پیدا ہو کر اُس کا فرزند بن گیا ہے اور اللہ کو جانتا ہے۔...یہی محبت ہے، یہ نہیں کہ ہم نے اللہ سے محبت کی بلکہ یہ کہ اُس نے ہم سے محبت کر کے اپنے فرزند کو بھیج دیا تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو مٹانے کے لئے کفارہ دے۔ (1یوحنا 4:7،10)

اللہ کی عظیم ترین صفت محبت ہے

حق تعالیٰ محبت ہے۔ ذاتِ الٰہی کی عظیم ترین صفت نہ قدرت ہے، نہ علم یا عدل بلکہ محبت۔ یہی وجہ ہے کہ حق تعالیٰ کا سب سے بڑا حکم یہ ہے کہ ہم اُس سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھیں۔

حق تعالیٰ نے پہلے ہی ہم سے محبت کی۔ اِس لئے مناسب ہے کہ ہم بھی اُس سے محبت رکھ کر پوری طاقت سے اُس کی خدمت کریں۔ تب ہم اُس کے خاندان میں شامل ہو جاتے ہیں۔ یوں انجیل جلیل فرماتی ہے،

> ہم تو جانتے ہیں کہ ہم موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں۔ ہم یہ اِس لئے جانتے ہیں کہ ہم اپنے بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں۔ (انجیل جلیل، 1یوحنا 14:3)

نیا حکم: حضور کی سی محبت رکھو

ایک رات حضور نے اپنے شاگردوں کو محبت اور فروتنی کا ایسا سبق سکھایا جسے وہ کبھی نہ بھول سکے۔ اُس زمانے میں دستور یہ تھا کہ نوکر پانی اور تولیہ لا کر کھانے سے پہلے تمام مہمانوں کے پاؤں دھوئیں۔ اُس رات حضور خود اُٹھے اور پانی اور تولیہ لے کر شاگردوں کے پاؤں دھوئے۔ پھر آپ نے فرمایا،

> مَیں نے تم کو ایک نمونہ دیا ہے تا کہ تم بھی وہی کرو جو مَیں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ (انجیل جلیل، یوحنا 15:13)

یعنی وہ بھی آپ کے نمونے پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کی حلیمی سے خدمت کریں۔ پھر آپ نے فرمایا،

> مَیں تم کو ایک نیا حکم دیتا ہوں، یہ کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ جس طرح مَیں نے تم سے محبت رکھی اُسی طرح تم بھی ایک دوسرے سے محبت کرو۔ (انجیل جلیل، یوحنا 34:13)

حضور نے اِسے نیا حکم کیوں کہا ؟ موسوی شریعت میں پرانا حکم یوں تھا،

> اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔ (توریت، احبار 18:19)

اِس کے مقابلے میں حضور نے فرمایا کہ شاگرد ویسی محبت رکھیں جیسی آپ نے اُن سے رکھی۔ اب حضور کی کامل محبت دوسروں کے ساتھ ہماری محبت کا معیار ہے۔ جس طرح آپ نے ہمارے لئے اپنی جان دی اُسی طرح ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ یہ محبت امتیازی نشان بن گئی، کیونکہ آپ نے فرمایا،

> اگر تم ایک دوسرے سے محبت رکھو گے تو سب جان لیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔ (انجیل جلیل، یوحنا 35:13)

ایسی محبت کیسے ممکن؟

لیکن ہم جیسے گناہ گاروں کے لئے حق تعالیٰ اور اپنے ہم جنس انسانوں سے اِس قسم کی محبت رکھنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ ہم اپنے خاندان، دوستوں یہاں تک کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ ہمیشہ حلیمی، بُردباری اور مہربانی سے پیش آنے کے قابل کیسے بن سکتے ہیں؟ جس طرح حضور المسیح نے ہم سے محبت کی، کیا ہم بھی ویسی ہی محبت دوسروں سے رکھ سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ یہ حق تعالیٰ کی مدد کے بغیر ناممکن ہے۔

حضرت عیسیٰ کے پیروکاروں میں آپ کی سی محبت کارفرما تھی۔ لیکن یہ اُن کی خود پیدا کردہ نہیں تھی، بلکہ اللّٰہ کی طرف سے تھی۔ کیونکہ جب وہ آپ پر ایمان لائے تو خدا کے پاک روح نے یہ محبت اُن کے دلوں میں ڈالی تھی۔ جب کوئی حضور المسیح پر ایمان لاتا ہے تو وہ اللّٰہ کے گھرانے کا فرد بن جاتا ہے۔ چونکہ حق تعالیٰ محبت ہے، اِس لئے اُس کے اِن روحانی فرزندوں کو بھی یہ محبت مل جاتی ہے۔ اور وہ اُس کے اکلوتے فرزند مسیح کی طرح اِس اِلٰہی محبت کی راہ پر چلنے لگتے ہیں۔

اِس دنیا میں عظیم ترین شے محبت ہے۔ دنیا کو اِس کی کتنی ضرورت ہے! عزیز قاری، کیا آپ اِس بے بہا خزانے کے خواہش مند ہیں؟ حق تعالیٰ جو محبت کا سرچشمہ ہے آپ کو اِسے دینے کے لئے تیار ہے۔ شرط یہ ہے کہ آپ اُس کی محبت کی بخشش حضور المسیح کو قبول کر لیں۔ تب وہ آپ کے دل کو الٰہی محبت سے معمور کر دے گا۔ تب آپ اُس کے حکم کے مطابق خدا اور انسان دونوں سے محبت رکھنے کے قابل بن جائیں گے۔